

فہرست نوحہ جات

نمبر شمار	مطلع	درحال	شاعر صفحہ نمبر
۱	حسرت کی جدائی میں پتا ہے دلِ زار یا احمد مختار	شہادتِ رسولِ خدا	شوکت ۳۸۱
۲	حیدر اٹھا ہے بی جنازہ رسول کا	"	حلی ۳۸۱
۳	حیدر اٹھا ہے بی جنازہ بول کا	شہادتِ حضرت سیدہ	صائم ۳۸۲
۴	کہتے تھے حیدر لاش سے نہ ہڑا علی کیونکر جسے	"	شوکت ۳۸۳
۵	آتے ہیں شبیرِ خداخوں میں نہاتے ہوئے	شہادتِ حضرت امیر	بگیں ۳۸۳
۶	آج مسجد میں ستموں نے غسل کو مارا	"	حلی ۳۸۴
۷	کرتے ہیں مومن بکا اے حسن مجتبیٰ	شہادتِ امام حسن	زحنی ۳۸۴
۸	نوحہ یہ زینب کا تھا اے حسن مجتبیٰ	"	حسینی ۳۸۵
۹	در پہ آزارِ مسلم ہر ستم ایجا ہے	شہادتِ حضرت مسلم	زار ۳۸۶
۱۰	مسلم کے جگر بند ہی کہتے تھے لو کہ حارث زحفا کر	شہادتِ طفلانِ حضرت مسلم	برق ۳۸۶
۱۱	وطن چھٹتا ہے گھر سے دلبر حیدر نکلتے ہیں	سفر امام حسین	سعید ۳۸۷
۱۲	روکے کہتی تھیں یہی بادل نالالِ صفرا	خصتِ حضرت فاطمہ صفرا	رضی ۳۸۷
۱۳	سر پہ جو جو کو دم گریہ و ماتم آیا ہے حرم	آمدِ حرم	سجاد ۳۸۸
۱۴	لاش کے لوگے گو دین لائے تھے مڑ لے حر دلاؤ	شہادتِ حضرت حرم	رضا ۳۸۹
۱۵	کہتے تھے آلِ عبا مر گئے زینب کے لال	شہادتِ عون و محمد	قدیر ۳۸۹
۱۶	تھایہ مال کا سخن تسم گلبیدن	شہادتِ حضرت تاسم	سجاد ۳۹۰
۱۷	کہتے تھے شاہِ ہدائوں سے تہے علم	شہادتِ حضرت عباس	مقدس ۳۹۱
۱۸	دم توڑتے ہیں نہ ہر پہ عباس یا علی	"	حلی ۳۹۲

نمبر شمار	مطلع	درحال	شاعر صفحہ نمبر
۱۹	سینہ پر رکھے ہاتھ یہ اکبر نے نیا آمنہ پھیر لو بابا	شہادتِ حضرت علی اکبر	دادر ۳۹۳
۲۰	کرتی تھی بانو نفاں مر گئے اکبر جواں	"	آمنہ ۳۹۳
۲۱	کہتی تھی اصغر کی ماں اے مرے غنچہ دہاں	شہادتِ حضرت علی صغیر	مقدس ۳۹۴
۲۲	دیدار مجھے دکھلا جاؤ اؤ علی صغیر آجاؤ	"	زار ۳۹۴
۲۳	کہتے تھے شاہِ ہدائوں میں مرنے کو ہم	آخری خصتِ امام حسین	ناز ۳۹۵
۲۴	دور و ز کے پیاسے اے حسین	شہادتِ امام حسین	ناجی ۳۹۶
۲۵	شبیر کو سردے کر اسلام بچانا ہے	"	نخم ۳۹۷
۲۶	پھر عالمِ نو میں کرم عام رہے سکا	"	" ۳۹۷
۲۷	فاطمہ کرتی تھی یہ کبر بکا اے مر گئے پائے حسین	"	لائق ۳۹۸
۲۸	پیاسا گلا لعینوں نے کانا حسین کا	"	بسل ۳۹۸

کہا قاتل نے کراے بادشہ عرش نشیں (۲۰) پانی دینے کا دم ذبح مجھے حکم نہیں
روکے قاتل سے یہ زمانے لگے سر در دیں دور کیا ہے کہ ہے اب جہنم کو تر بھی قرین

ذبح ہونے کو امام دوسرا حاضر ہے

لے چھری پھیر کر یہ خشک گلا حاضر ہے

شمر یہ من کے نکا کاٹنے حضرت کا گلا (۲۱) زور کرتا تھا مگر حلق پر خنجر نہ چلا
بولا آہستہ وہ آغوشِ محمد کا پلا منہ اسی جا ہے مگر مرے مانا نے سلا

میں یہ کہتا نہیں گردن پہ نہ خنجر رکھ تو

اک ذرا تیغ کو اس جا سے ہٹا کر رکھ تو

واں سے سر کا لیا خنجر کو ستم گانے جب (۲۲) اٹھ کے پھر سجد میں خم ہو گیا وہ عاشقِ ب
سر کو پٹیا کے ناموں میں شہنشاہِ عرب شمر نے رحم نہ بکس یہ کیا لائے غضب

کیا کہوں حلق کو کس جو رو جفا سے کاٹا

سرفرزدِ ہمیب سر کو قفا سے کاٹا

لوح

وفاتِ رسولِ خدا

تھڑکی جدائی میں تو پتا ہے دل زار یا احمد مختار
بیٹھے نہ کبھی زیرِ فلک چین نے م بھلے شافعِ محشر
دل آپکا بے وجہ عینوں نے دکھایا دُنیا نے تسایا
ظاہر میں تھے سبے سبے مگر دشمن جان تھے مژدو جہاں تھے
دردِ وارہ گرا زخمی ہوا پہلے نے ہلا اور ایک ہی کیا
تھی تو عملی کی یو ہیں نہ مڑا کی جدائی پھرتیج بھی کھائی
پھر نہ برسے ماما حسین سیرِ بنا کو پابندِ بلا کو
شبیخ کا مرناتو قیامت تھا غضب تھا و استرق و دردا
زخم اتنے ہے دل پر یہ جھڑکا جگر تھا سب پس نظر تھا
ہے تو غلاموں کیلئے آپ کی رحلت لائے شافعِ امت
حضرت سے غلامی کی سند کیلئے لوگ ہے عشق کا دعویٰ
امت پہ نہ ذکر دیا شبیر سا دل داریا احمد مختار
امت نے دیئے آپ کو آزار پہ آزار یا احمد مختار
تھے آپ نہ دولت کے دنیا کے طلب گار یا احمد مختار
بد آپکے کیا کیا کیا کیا ظلم کا اظہار یا احمد مختار
بے نیوں نے بکس کر دیئے سیکڑوں آزار یا احمد مختار
مخوکو ستم سہ کے اٹھے جیٹ کر دیا احمد مختار
بکس کے جانے پہ ہوئی تیردوں کی بوجھار یا احمد مختار
وہ تشنہ لبی بے دطنی اور وہ آزار یا احمد مختار
گھرے کے ہونے بخشش امت کے طلب گار یا احمد مختار
دل سینوں میں دوتے ہیں ہر اک چشم ہے خونبار یا احمد مختار
کہہ دیجئے شوکت ہے مے گھر کا گہنگار یا احمد مختار

لوح

وفاتِ رسولِ خدا

جیٹ ر اٹھار ہے ہیں جنازہ رسول کا ماتم سا بنا ہے مدینہ رسول کا

بے حال ہے رسول کی دختر حسینو
جاتے ہو چھوڑ کر ہمیں لے نانا جاں کہاں
مگر کونجھگاتے روتی ہے بابا کی سوگوار
رونا وہ بیٹہ کا وہ کہنا حسین کا
ہے دامحصر کی صدا ہر طرف بلند
جید ریشا رہے ہیں لحد میں رسول کو
ہوتے ہیں آج صاحبِ معراج زیرِ خاک
بارِ ایل بس یہی حسلی کی ہے دعا

دو فاطمہ یتیم کو پورسہ رسول کا
کہتا ہے روکے چھوٹا نواسہ رسول کا
وہڑا کی موت ہو گئی مرنا رسول کا
اماں پستہ بتایتے نانا رسول کا
رونا ہے جو ہے قلب کے شیدا رسول کا
سرشتیا ہے قیصر پہ کبندہ رسول کا
چھپتا ہے اتے چاند سا چہرہ رسول کا
بابا کو دیکھ کر بخش دے صدقہ رسول کا

نوحہ

وفات حضرت سیدہ

فضہ پکاری بیٹ کر بی بی اٹھو بی اٹھو
تم کو حسن کا واسطہ بہ بہرہ حبیب کبریا
آئے میں محبوبِ خدا پا برہنہ ہے سر کھلا
مکرم گریباں چاک ہے زینب کے سر پر چو
نخا آپ سے روشن مکاں لے بنتِ شاہِ درجہا
مصفا فضہ کہتی تھی زہرا کی میت کے یہی

روتے ہیں شیر و شکر بی بی اٹھو بی اٹھو
گریہ کناں ہے سا را گھر بی بی اٹھو بی اٹھو
از تہر تعظیم پر بی بی اٹھو بی بی اٹھو
کہتی ہیں ہے اماں کدھر بی بی اٹھو بی بی اٹھو
سنان نظر آتا ہے گھر بی بی اٹھو بی بی اٹھو
و روکے اور سر پیٹ کر بی بی اٹھو بی بی اٹھو

نوحہ

وفات حضرت سیدہ

کہتے تھے جید ریشا سے زہرا علی کیونکر جنے
جب تم سے جدم اٹھ گئے پھر زندگی کس کام کی
اے بنتِ سلطان عرب ہوں مطعم سے جاں لب
تم سے منور تھا یہ گھر جتنا تھا تم کو دیکھ کر
دنیا میں تم لے یادنا تھیں یادگارِ مصطفیٰ
تم سے تھا لطفِ زندگی جب تم جہاں تھ گنتی
بچوں کو میری اس ہے یاں زندگی سے ماس
آتی تھی شوکت بر ملا قبرِ نبی سے یہ صدا
اب درِ دل کس سے کہے زہرا علی کیونکر جنے
کہہ تم انصار سے زہرا علی کیونکر جنے
بنے تاب سے دل درد سے زہرا علی کیونکر جنے
بتلاؤ تم سے چھوٹ کے زہرا علی کیونکر جنے
تم سے تسلی تھی مجھے زہرا علی کیونکر جنے
پھر زندگی سے کیا مجھے زہرا علی کیونکر جنے
تم نے مجھے سونپا کیے زہرا علی کیونکر جنے
بیٹی ہمیں کیا کرے زہرا علی کیونکر جنے

نوحہ

شہادت جناب امیر

آتے ہیں شیر خدا، خون میں نہاتے ہوتے
تینے جفا چیل تھی شوق ہوا فرقِ غسل
نفس پر میر علی ساقی کو ترے غسل
ہاتے غضب شوق ہے سر ریشا بجا تر بہ تر
آج ہے عرشِ علی انجوں میں نہاتے ہوتے
ربی الاعلیٰ کہا۔ خون میں نہاتے ہوتے
غش پر غش کھا رہا۔ خون میں نہاتے ہوتے
آج ہے شاہِ ہوا۔ خون میں نہاتے ہوتے

آگئی در کے مسترین ثانی زہرا حزین
ایسا ہے کچھ زخم سز لاتے ہیں توں پسر
خاک اڑا اے نیکیں قتل ہوتے شاوین

آئے مشہ لافخی ز خون میں نہا ہوتے
لاشہ مشکل کشا خون میں نہا تے ہوئے
خانہ حق سے گیا۔ خون میں نہا تے ہوئے

نوحہ

شہادتِ جنابِ امیر

آج مسجد میں تم کو نے غسلی کو مارا
روح احمدی کی یہ کہتی ہے انجی کو مارا
جس کے دروازے پلتے تھے ہزاروں لاکھوں
ہو گیا خون سے منبازی کا فصلی انجی
پاس آقا کے نمک کا بھی نہ آیا اس کو
آل احمد میں قیامت گیا داویلا
آج جو ایتھ محلے کی یہ چلاتی ہیں
کیا نہ تھا یاد اسے لچک لچکی

گھر میں اللہ کے داماد نبی کو مارا
شورِ سبطین میں ہے ہائے ابی کو مارا
عبدالرحمان نے آج ایسے سخی کو مارا
غل ہے مسجد میں کہ مسجد میں ولی کو مارا
ہائے کیونکہ ابنِ علی نے غسلی کو مارا
بے خطا ہائے محمد کے دھی کو مارا
پالنے والے کو مولا کو سخی کو مارا
کس خطا پر بن علی نے علی کو مارا

نوحہ

شہادتِ امامِ حسن

کرتے ہیں مومن بکا اے حسنِ مجتبیٰ
حال ہے سب کا برا اے حسنِ مجتبیٰ

لاش سے لپٹی ہوئی کہتی ہے بنتِ علی
منہ سے نہیں بولتے آنکھ نہیں کھولتے
دوست ہیں سب مقبرہ اتے میں اب ازار
تھے وہ شقی کیا شریما سے جاز سے پیر
زینبِ خستہ جگر دوتی ہے سر پیٹ کر
تم پہ آیا ترس کچھ نہ کیا پیشش پس
زخمی دل خستہ اب سچ سے ہے جاں بلب

ہائے میں تم پر وند اے حسنِ مجتبیٰ
گھر میں ہے محشر بپا اے حسنِ مجتبیٰ
کہہ کے یہی جا بجا اے حسنِ مجتبیٰ
لاش پہ بھی کی جفا اے حسنِ مجتبیٰ
منہ سے تو بولو ذرا اے حسنِ مجتبیٰ
زہر دیا بے خطا اے حسنِ مجتبیٰ
ہے یہی اس کی صدا اے حسنِ مجتبیٰ

نوحہ

شہادتِ امامِ حسن

نوحہ یہی زینب کا تھا اے حسنِ مجتبیٰ
آپ کو اکثر دیا زہر ستم گانے
چھن گیا حق آپ کا ہو گئی کیا کیا جفا
جعدہ ملعونہ نے زہر یہ کیا دیا
منہ سے کبھی کے سب کھڑے گئے نشت میں
بھابی کو بیوہ بنے دیکھوں میں کس طرح
آج سے بن باپ کے آپ کے بچے ہوتے
نانا کے پہلو میں آہ دمن نہ ہونے دیا
لاش پر نادک چلے تیر بدن پر لگے

آگئی کیسی قضا اے حسنِ مجتبیٰ
چین نہ دم بھر ملا اے حسنِ مجتبیٰ
اُف نہ زباں سے کیا اے حسنِ مجتبیٰ
ٹکڑے جگر ہو گیا اے حسنِ مجتبیٰ
مر گئے سہہ کر جفا اے حسنِ مجتبیٰ
کیا یہ ستم ہو گیا اے حسنِ مجتبیٰ
سب کو ہے دمہ بڑا اے حسنِ مجتبیٰ
ظلم میں یہ کیا ہوا اے حسنِ مجتبیٰ
ہو گئی کیا کیا جفا اے حسنِ مجتبیٰ

نوح جات

چھوٹی بہن کو ہے عم بھائیوں کو ہے الم
دم ہے لبوں پر مرا لے حسنِ مجتبا
روک حسینیٰ مسلم اب نہیں تابِ رقم
کرتی ہے زینبؓ بکالے حسنِ مجتبا

نوحہ

شہادت حضرت مسلم

در پتے آزارِ مسلم ہرستم ایجا ہے
راستے میں شاہ سے رو کر یہ قاصد کہا
ہاتے کیا جہاں بلا کر کو فیوں نے کی دعا
بھائی کا تنہائی کا بچوں کا غم گھر کا الم
فکر اپنی زندگی کی اس مجاہد کو نہیں
لال اس مظلوم کے ربد بے خانماں
منتظر ہر راہ پر منزل میں ہے پیکر اجل
باپ کی آفت سے بڑھ کر ہے عقیقہ آپ سے
مجھ سے سن نازِ فسانہِ مسلم مظلوم کا

کربلا سے پہلے کوفہ مائل بیدار ہے
گردنِ مسلم ہے اب اور خیر فولاد ہے
نزعہ اعدا میں آقا مسلم ناشاد ہے
ایک جانِ ناقواں کیس قدر بیدار ہے
آپ ہی کے دم کی خاطر نالہ و فریاد ہے
کون پر چھے ان سے تم پر آج کیا بیدار ہے
تاک میں بیٹھا ہوا ہر موڑ پر جب لار ہے
ماں کی شفقت سے سوا حضرت کی شفقت یاد ہے
غم کی بستی سینہ سوزاں میں اک آباد ہے

نوحہ

شہادت پسرانِ حضرت مسلم

مٹا رہیں بیچ بے باز میں چل کر حارثہ جفا کر
مسلم سے جگر بند ہی کہتے تھے رو کر حارثہ جفا کر

ہلالِ محرم حصہ اول

نوحہ جات

گرمال کا طالعک و چل سو مدینہ پائے گا قرینہ
عموم سے شہیر تھے مال بھی ننگے مہاں بھی کرینگے
دینا بھی ملے گا تجھے عقی بھی لقمیں جان کیوں نہ مانے دان
والدہ سفارش تری ہر اسے کینگے ممنون ہیں گے
دیا کہ کناہ یہ کہ ہے نہیں جہاں ہم تیر ہیں مہاں

خوش ہو گئے علیؑ فاطمہؑ زہراؑ و پیغمبرِ حارثہ جفا کر
احسان تیرا میں گے عباسؑ میں لانا و حارثہ جفا کر
اور صلہ جنت بھی تجھے دینگے پیغمبرِ حارثہ جفا کر
اور اے سوادینؑ زرد مال بھی ماد حارثہ جفا کر
کہتے ہے اے برقیؑ یہی ڈوں برادر حارثہ جفا کر

نوحہ

سفرِ امام حسینؑ از مدینہ منورہ

وطن چھٹتا ہے گھر سے دلبرِ جید نکلتے ہیں
حرمِ شہیر کے خیمے سے ننگے سر نکلتے ہیں
سلاسل میں سسل عابدِ مضطر نکلتے ہیں
قلق ہے حال پرصوموں کے روتے ہیں شاہِ دین
فلک و رتے میں جن کے چادرِ نظیر آتی ہو
ہزار افسوس لہ شام میں خوش ہونے میں ناری
سقیہ زار جن کو دل سے آفتِ شہد دیں ک

رسول اللہؐ قبرِ پاک سے باہر نکلتے ہیں
ہزار افسوس وہ بے متنع و چک در نکلتے ہیں
حرمِ سبت تجھے چھے خیمے سے باہر نکلتے ہیں
در خیمے کے بچے کے جب ساغر نکلتے ہیں
سر بازار وہ بے متنع و چک در نکلتے ہیں
شہیدانِ جفا کے جس طرقت سر نکلتے ہیں
وہ بحرِ عشق کے ڈوبے لب کو تر نکلتے ہیں

نوحہ

رخصتِ فاطمہ صغرا

روکے کہتی تھیں یہی بادلِ نالاں صغرا
کچھ خبر سچی ہے پد رہوتی ہے بے جاں صغرا

ہلالِ محرم حصہ اول

نوحہ جات

تائے گن گن کے تصور میں گزائے کتبک
 غمِ اکبر میں اگر رو کے سحر کرتی ہے
 ہونے والا ہے تجھے جو غمِ اندوہ و طلال
 غم نے صورت وہ بنائی ہے پریشانی کی
 یہ عادی تھی بھرے گھر میں لبیک کرنے کی
 خود بخود بانو کے واں دل پہ اثر ہوتا ہے
 روکے کہتی ہے تصور میں علی الصغیر کے
 بدلے صحت کے مرے حق میں یہ دعا ہوشے
 ایک ٹٹ سے جو آیا نہیں خط بابا کا
 کبھی کھاتی ہے پھیلاڑیں کبھی کرتی ہے بکا
 یاد آجاتی ہیں اصغر کی جو بھولی باتیں
 دیکھنے والے بھی دل تھام کے رو دیتے ہیں

نوحہ ۱۳

آمدِ محرم

خاتونِ جنال آتی ہیں مجلس میں تمہاری آیا ہے محرم
 تم اسکے مٹھا پہ کر دگر یہ زاری آیا ہے محرم
 کیوں شر کے غلاموں پہ بھی قہر طاری آیا ہے محرم
 مغرم ہو میری تو سرور ہیں ناری آیا ہے محرم

سر پہ چھو کر دم گریہ و زاری آیا ہے محرم
 فراتی ہیں نہرا یہ بھدا شک نشانی جو پایا ز پانی
 کرتے ہیں بکا خاطر و جیدر و شہزاد و جملہ پیر
 مضطر ہیں بہت جن ملک کے الم میں محرم کے غم میں

ہلالِ محرم حصہ اول

نوحہ جات

انصاف و عزیز و وفا شا کے سدا ایہ جانیکے مانے
 بعد شہیدیں آئیگی عزت پر تباہی سسر یاد اللہ
 اس ماہ میں ہیں آلِ نبی مضطر و حیران ہلالِ پریشا
 ہوگی شہیدِ ظلم کی عزت کی بھی تواری آیا ہے محرم
 پائینگی دکھ درد و الم شاہ کی پیاری آیا ہے محرم
 سجاد دن رات کر دگر یہ و زاری آیا ہے محرم

نوحہ ۱۴

شہادتِ حضرت محمدؐ

لاشے کو لے کر دین فرماتے تھے سرورائے خرد لاؤ
 اس طرح کے تھ زناقت سے تباہی جان اپنی گنوائی
 انوس کہ مہمانی تری کر کے ہم اسکا ہے بہت غم
 مرنے سے تیرے اہلِ حرم کو ہے بہت غم سب کے تیرے غم
 مجھ پہ جو ذرا ہو گیا اس کی یہ جو لہے جنت کو چلا ہے
 اس وقت کا احوال اٹھا کہ نہیں سکتا اک شہر تھا پرا
 دینا سے تو پیا سہا سدا راسو کو تراے خرد لاؤ
 جس طرح ذرا ہویں گے خواہش و برادرے خرد لاؤ
 جید سے نہ شکو امرا تو کرنا برادرے خرد لاؤ
 اک کبھی روتے ہیں کبھی قائم ہے پر اے خرد لاؤ
 ہو گا کسی وقت میں ماتم ترا کھر گھر اے خرد لاؤ
 جب کہتے تھے سر بیٹ کے لاشہ پہ یہ سرورائے خرد لاؤ

نوحہ ۱۵

شہادتِ عون و محمد پسرانِ حضرت زینبؑ

کہتے تھے آلِ عبث مر گئے زینب کے لال
 تیر دساں کھا کے ہائے گر پڑے اور سر کا
 جو ر عدنے کیا خون میں نہلا دیا
 ہاتے یہ کیا ہو گیا مر گئے زینب کے لال
 لاش کو جا کے لاتے مر گئے زینب کے لال
 ہنتے ہیں اب اشقیاء مر گئے زینب کے لال

ماموں پہ قریاں ہوتے پیاس سے بے جاں ہو
لیٹے ہیں وہ سرکھائے اور لہو میں نہلتے
شہ پر نفا ہو گئے حق سے ادا ہو گئے
قول یہ اکبیر کا تھا کیا ہوا لے کبریا
پیتے ہیں یوں عرش میں شہ سجود بر
کہ نہ قدریاب تھا کہتے ہیں نسبت حال

زخموں سے حیراں ہوتے مر گئے زینب کے لال
کیا ہوا یہ ہاتے ہاتے مر گئے زینب کے لال
ماں سے جدا ہو گئے مر گئے زینب کے لال
ہاتے میں جیتا رہا مر گئے زینب کے لال
کہتے ہیں سب یکدگر مر گئے زینب کے لال
مر گئے زینب کے لال مر گئے زینب کے لال

نوح

شہادت حضرت قاسم

تھا یہ ماں کا سخن و قاسم گلبدن
مل کے ماں سے گئے پر نہ واپس ہوئے
اے مرے دلر با کیا پسند آگیا
کیسی موت آگئی کیا نظر کھا گئی
شاد تھا میرا جی تجھ سے تھی زندگی
کچھ تو میری سنا اور اپنی کہو
خاک مٹنہ پر ملے آئی ہوں مگر کھلے
دیکھوں کیا ملقا حال ہے جو ترا
حال سجاد وہ تو کرے کیا رستم

میرے گل پیسہ بن قاسم گلبدن
ہو کہاں جان من قاسم گلبدن
کہ بلا کا یہ بن قاسم گلبدن
ہاتے ابن حسن قاسم گلبدن
اے مرے کم سخن قاسم گلبدن
میرے جبیں سیم تن قاسم گلبدن
کچھ تو کرو تم سخن قاسم گلبدن
مکوڑے مکوڑے ہے تن قاسم گلبدن
تھا جو ماں کا سخن قاسم گلبدن

نوح

شہادت حضرت عباس علیہ السلام

عاشور کی وہ رات وہ سناٹے کا عالم
سویا ہوا رن میں اسد اللہ کا صنم
فطرت کی خموشی میں فرشتوں کا وہ ماتم
اور خون میں ڈوبا ہوا اسلام کا پرچم

عباسؑ تجھے اہلِ دنیا یاد کریں گے
دیکھی نہ گئی بچوں کی جیب تشنہ دہانی
پانی کے لئے اپنا لہو کر دیا پانی
بچپن یہ سکینہ کے فنا کر دی جلائی
عباسؑ تجھے اہلِ دنیا یاد کریں گے

قبضہ میں تھی تلوار کہ قبضہ میں خدائی
بھائی کی وفاق دور سے دیکھا کئے بھائی
دو ہاتھ چسلی تھی کہ نرائی نظر آئی
یوں شانِ دنیا تو نے وفادار دکھائی

عباسؑ تجھے اہلِ دنیا یاد کریں گے
نا کام ہوئی دشمنوں کی کوششیں سپہم
جیت تک ہی جاں جسم میں سینہ میں ہادم
گر نے نہ دیا خاک پہ اسلام کا پرچم
ریتی پہ ٹھلنا رہا اسلام کا صنم
عباسؑ تجھے اہلِ دنیا یاد کریں گے

دنیا سے گیا شانِ وفاؤں کی دکھا کر
گھوڑے سے گرنے خاک پہ بازو کو گنا کر
پانی نہ پیا پھینک دیا مٹنہ کو لگا کر
سویا بھی تو سوئی ہوئی ملت کو جگا کر
عباسؑ تجھے اہلِ دنیا یاد کریں گے

اے قاطعہ ذہر کے قمر نیت تیراں باز دے جسے حسین ابن علی تامل ایماں
خالق کی مسم کر گیا اسلام پہ احساں اے مشکِ سیکتہ کے محافظ تر قرباں
عباس تجھے اہلِ وفا یاد کرس گے

کاظم کوئی کرتا ہے تو کسے دو بہانہ گونجے گا فضاؤں میں غاؤں کا ترانہ
ہر رنگ میں ڈھل جائے گا یہ غم کا فسانہ فطرت تو نہ بدلے گی بدل جائے زمانہ
عباس تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے۔

نوحہ ۱۸

شہادت حضرت عباسؓ

دم توڑتے ہیں نہر پہ عباسؓ یا علیؓ
گھوڑے سے گرہے تھے جو عباسؓ یا علیؓ
ہیں چور چور آج وہ نہرِ فسادات پر
سیدائیاں ہیں آنے کو اب اس کی لاش پر
پیوستم میں آنکھوں میں پیوست دیکھنے
دل کی طرح سے بیٹھی ہے حالتِ حسینؓ کی
مشکِ علم کو نہر سے لے جاتے ہیں حسینؓ
اس بات کا خیال تو نہ رہا تیرے حضور

خیمہ میں بنتِ شاہ کو ہے پیاس یا علیؓ
شانے قلم تھے کوئی نہ تھا پیاس یا علیؓ
کل تک تھے گریلا کے جو ایکس یا علیؓ
جس سے نبی کی آل کو تھی آس یا علیؓ
تینوں سے چور چور ہیں عباسؓ یا علیؓ
لاشے کے پاس بیٹھے ہیں بے آس یا علیؓ
جلتی زبیں پہ سوتے ہیں عباسؓ یا علیؓ
حلمی ہو اور آپ سے بے آس یا علیؓ

نوحہ ۱۹

شہادت حضرت علیؓ اکبرؓ

سینہ پہ کھے تھے اکبرؓ نے سنا یا منہ پھیر لو بابا
بابا کرسی سے بہت خون بہا، دم ٹوٹا ہے
کھینچتی ہیں لگیں نکلے تشیع کے ہر نام رکھتے ہیں
نرنا ہے جوانی کا نہ کیوں اڑیاں لگوں محین بنت ہوا
ٹوٹی ہوئی برجھی کی کھٹک ہے مر رہی ہے دردِ جگر میں
یہ ہاتھ جو کھینچتا ہے توڑ جاتا ہے یہ ہاتھ چھوٹے ہیں ساتھ
داد رہی کہتا تھا جواں کے بدلے چین نہ ہو دل

صبر بچا کیونکر جو میں نیلے سٹھوں گا منہ پھیر لو بابا
ترپوں گا تو تازوں میں کبھی دل نہ ہے گا منہ پھیر لو بابا
ترپا ہے گا حقیر کو مرا بچکیاں لینا منہ پھیر لو بابا
صورتی اب بن گئی ہے موت کا نقشہ منہ پھیر لو بابا
ہیں آپہ ضعیف اور جواں بیٹا ہے خزا منہ پھیر لو بابا
ہے نزع کا ہنگام بس اب کوچ ہے میرا منہ پھیر لو بابا
منہ پھیر لو، منہ پھیر لو منہ پھیر لو بابا منہ پھیر لو بابا

نوحہ ۲۰

شہادت حضرت علیؓ اکبرؓ

کرتی تھی بانو فغاں - مر گئے اکبرؓ جواں
ماں کو یہ ارمان تھا - بیاہ رچاؤں ترا
شہزادے خط ہے کھا - بھائی نہ کر لینا بیاہ
بہنوں کو ارمان تھا - نیک کے لینے کا آہ
کھا کے سناں قلب پر مر گیا وہ شیر نہر

سینہ پہ کھائی سناں - مر گئے اکبرؓ جواں
چل دینے سوئے جاناں - مر گئے اکبرؓ جواں
بیاہ کرے کس کا ماں - مر گئے اکبرؓ جواں
مر گیا بھائی جواں - مر گئے اکبرؓ جواں
سال تھا اٹھارواں - مر گئے اکبرؓ جواں

گیسوؤں والا مرا - گھر کا اُجالا مرا
کرتی تھی ماں یہ نغاں - مر گئے اکبر جواں
بہنوں کو تھی کتنی چاہ، بیا رہنے کی آہ
اکہ ہے نوحہ خواں - مر گئے اکبر جواں

حسروں میں سب

نوحہ

شہادت حضرت علیؑ

کہتی تھی صغیر کی ماں - اے میر غنچہ دہاں
میں ہوں نصیبوں جلی - میری کما فی لئی
پھول سا کلا گیا - کھاتے ہی تیر جفیا
جھولا جھلاؤں تجھے - دودھ پلاؤں تجھے
کس کی نظر کھا گئی - موت تجھے آگئی
رن میں ہتھیں مہ جیس - پانی ملا یا نہیں
بال جھنڈے ترے - خاک میں ہیں کیوں ٹے
نٹھے شہید جفا - پانی نہ تجھ کو ملا
بولی مقدس یہ ماں ہوتا ہے مجھ پر عیاں

نوحہ

شہادت حضرت علیؑ

دیدار مجھے دکھلا جاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
دل دکھیا کا بہلا جاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ

یہ رات اندھیری سونین ہے ل تہارا بالاپن
صغیر میں تہا رہی اتی ہوں تھے ہونانے اتی ہوں
دنیا مری کی برباد ہوئی اجڑی مری گودی کو کہ جلی
میں ڈوب بڑھائی کر نہ سکی منت تھی کوئی تیری بڑھی
کس یا پے ہواں ماں سے خفائے منسیوں لے لقا
نادان مفر تھے بہن کی کہہ کے پکاروں شک چمن
اے منسیوں لے تشہ ہاں گردن پر لگا ہے تیر کماں
زار تھے یہ نالے مادے کے قبراں ہو تجھ پر ماں صغیر

ڈر جاؤ گے پیارے آجاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
من جاؤ نہ روٹھو آجاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
اس ٹوٹے ٹگر پر چھا جاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
ماں طوق بڑھائے آجاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
مرتی ہے ماں دفنا جاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
تم طر زنگاں تبلا جاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
لے مجھے دکھلا جاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ
روتی ہوں مجھے سمجھا جاؤ اُد علیؑ صغیر آجاؤ

نوحہ

آخری رخصت امام حسینؑ

کہتے تھے شاہ ہدا جاتے ہیں مرنے کو ہم
آخری رخصت کو میں آیا ہوں خیمہ میں
دعدہ جو طفلی میں تھا انانا سے اپنے کیا
اکبر و عباس بھی قاسم ناست ادھی
زینب کلثوم آؤ - بانوے مغصوم آؤ
بدر مرتے قتل کے طرف نہ ستم ہوجائینگے
بیسویں بچوں پر آہ ظلم کرے گی سپاہ
ہے یہ وصیت مری تم سے اے بنت علیؑ

اے حرمِ مصطفیٰ جاتے ہیں مرنے کو ہم
حافظ و ناصر خدا جاتے ہیں مرنے کو ہم
کرنے کو اس کے دفنا جاتے ہیں مرنے کو ہم
ہو گئے حق پرند اجاتے ہیں مرنے کو ہم
ہیں کہاں زین العبا جاتے ہیں مرنے کو ہم
رحم نہ ہو گا ذرا جاتے ہیں مرنے کو ہم
باندھے گی بازو دکلا جاتے ہیں مرنے کو ہم
دینا نہ اس کو جھلا جاتے ہیں مرنے کو ہم

ظلم جو اعدا کریں ہنسنا بہن تم انہیں
چھینیں ردا بھی اگر سر سے ترے اہل شہر
جانا ہے بازار میں اور بھرے دربار میں
ناز تھا مشربا اس گھڑی خیمہ میں آہ

لوحہ ۲۴

شہادت امام حسین

سر آپ کا ظالم نے شمشیر جفا سے کاٹیں
زخم آپ کے بازو زینت نے ہڑکی دل سے کاٹیں
دیتے تھے ہر جو خوب داناں قبائے ہائے حسین
امت نہ کی کچھ شرم و حیا مجھو خدائے حسین
دنیا کیلئے پیش آئے میں مذکور و غائے حسین
مردم رہا ہو گا نہ کوئی یوں اب خدا سے ہاتھوں
کھینچیں اٹھا کر چھوڑا اس رفا سے ہائے حسین
زخموں میں بھری رینگ اڑ چکی کی ہوا ہائے حسین
اعدائے سبھی بند کیا سب گئے پیہ ہائے حسین
شمیر و سنبل و خمر سے پتھر سے عصا سے ہائے حسین
چھوٹے بھدقت اہل حرم زندان بلا سے حسین
آتی ہے صدا تاجی ہم کو یہ ارض ساسے حسین

دور دیکھے پایے حسین احمد نواسے حسین
کی وقت مصیبت آپ تھا تنگ بدن جب ہوا
تھے آپ بڑے ناز دل سے لے کر چند قدم مجھ میں چلے
ترخوں میں کیا سما کو نیزوں سے منگ جاسے کو
خط سینکڑوں لکھ کر بلوایا نہ ہر ادبی کو رلویا
لب خشک تھے احوالی تھا تم بہا پائے تھے ظلم و ستم
ہنرم سے بند آستان تھے کوئی و شای دین جان
بے سایہ پڑا ہے حویپ میں تن جلتی ہے میں یاں پر
بچے تھے جو سارے تشر دہاں خیمے کے عقبہ و ایا کوزا
معرض تھا سینہ پہلو بھی باز و بھی جین بھی اور بھی
بعد آپ کے کیا ظلم ہے اک سال برابر قید رہے
جن دتے ہیں کو اود ملک کیا غم میں اڑے آج ملک

لوحہ ۲۵

شہادت امام حسین

شمیر کو سردے کر اسلام بچانا ہے
اکبرؑ پہ نظر ڈالو تو قاصم کی طرف دیکھو
یہ خون بھرے چہرے یہ کفر شکن نظریں
شمیر کے ہاتھوں کا بوسہ تو کوئی لے لے
دیکھا ہی ابھی کیا ہے دنیا کی لگا ہونے
کوڑے کے یہ مالک ہیں پائی کی طلب کسی
امت کی محبت میں بچوں کو فدا کر کے
یہ کس نے چھکایا ہے سر طاعتِ حلق میں
احمد کا نواسہ ہے معراج بھی پائے گا
لفظوں سے حکومت کی بنیاد ہلانا ہے
اسلام کو دینی ہے ہر سال حیاتِ نو
کس خون سے لکھا ہے مٹنے کا نہیں ہرگز
اب اپنے غلاموں سے شمیر کا پوسہ لے
ہے ختم کی ہستی کیا اے کرب بلا والے

کونین ہیں قدموں پہ ریتی پہ ٹھکانا ہے
مرنے کے ارادے ہیں جینے کا زمانہ ہے
چند رکا گھرانا ہے شیروں کا گھر ہے
نخے سے مجاہد کو میدان میں لانا ہے
رکھ کر ابھی ہاتھوں پر دل اپنا دکھانا ہے
سوئی ہوئی ملت کی عزت کو جگانا ہے
دنیا سے محبت کا فتون بنانا ہے
کیا سر ہے کہ سجدہ سے قائل کو اٹھانا ہے
نیر کے کی بلند سی سے قرآن سنانا ہے
سجاد کو ظالم کے دربار میں جانا ہے
کیا تو نے کہا غاسل یہ ذکر پرانا ہے
اے صفور گنتی یہ بے کس کا فسانہ ہے
اے صاحبِ عصر آجا اک دن تجھے آنا ہے
کس نے تجھے سمجھا ہے کس نے تجھے جانا ہے

نوحہ

شہادت امام حسین

فاطمہ کرتی تھی یہ بکھر جگامے گوڑے کے پالے حسین
 پانی کا اک جام نہ تھک کر دیا شمر نے مطلق نہ کی شرم حیا
 نور کا علی مرتضیٰ شیفہ و فدویہ راہِ خدا
 خاکِ سیاہ کی بنی ہے کفن غسل ترا ہو گیا خونِ بن
 کاٹ لیا ظالم نے تیرا سر گھوڑوں ڈرا یا تیرا لاش
 میں نے تھا کس ناز سے پالا تجھ کو نہ تھی تھی میں اہلا تھے
 غم سے نہیں بھر کر دل کو ترا دیکھ ہی ہو میں یہ حال ذرا
 کیوں تری لاش کے تران ہو تیری بلا تیں میں کس طرح
 ہاتھ منہم و جویں طولِ خلدیں دوتے تھے علی و رسول

نوحہ

شہادت امام حسین

پیا سا گلا لعینوں نے کاٹا حسین کا
 پہرے لگے فرات پہ پیاسوں کے واسطے
 ہے آج کہ بلا میں یہ رتبہ حسین کا
 خشکی میں غرق ہو گیا بیزا حسین کا

زخموں میں سر سے تباہ قدم جسم چھو ہے
 اکبر کا داغ اٹھا کے ہے پھر خدنگی ظلم
 امت کے ڈوبنے میں بنے آپ ناخدا
 پہچانتا نہیں کوئی چہرہ حسین کا
 یہ دل حسین کا تھا سید حسین کا
 کشتی نوح بن گیا کنبہ حسین کا